وہ ابد ستارہ......

الیاس میراں پوری

تیرے بن یہ تنہائی
مجھ کو ڈستی رہتی ہے
انگ انگ میں جیسے
آگ جلتی رہتی ہے
تشنگی سی نس نس میں یونہی پلتی رہتی ہے
اور ایک وحشت سی
دل میں ڈھلتی رہتی ہے
دکھ کا اک لبادہ ہے
جس کو اوڑھے رکھتی ہے
شب کو ایک الجھن سی مجھ سے آ، الجھتی ہے
میں کہ تیری یادوں کا
جب سہارا لیتا ہوں
اور حسیں خیالوں کا
اک کنارا لیتا ہوں
اور اس کنارے سے جھانکتا ہے وہ مجھ میں

پھر وہ مجھ سے کہتا ہے
کیوں اداس پھرتے ہو؟
تم نے کیوں نہیں دیکھا
میں تمھاری سوچوں میں
خواب کے دریچوں میں
جگمگاتے لفظوں میں ساتھ رہتا ہوں
غم زدہ نگاہوں کے ٹوٹتے کناروں پر
اور تیری پلکوں کے
جھلملاتے تاروں پر، میں دکھائی دیتا ہوں

ٹھیک ہی وہ کہتا ہے
سارے خواب منظر ہیں
سب سراب منظر ہیں
میں کہ ابرِ آوارہ بن کے پھرتا رہتا ہوں
دشتِ ہجر پھیلا ہے اور جب کبھی اپنے
خواب سے نکلتا ہوں
راہ بھول جاتا ہوں
ٹھوکریں سی کھاتا ہوں
دکھ کی موج کیوں میرے
دل کو گھیرے رکھتی ہے!

خود سے کہتا پھرتا ہوں
کتنا بے سہارا ہوں
کس طرف گئے ہو تم
راز پا گئے ہو تم؟

آس ہو، سہارا ہو
تم ابد ستارہ ہو
اس طرح چمکنا تم
اس طرح دمکنا تم
ہم بھی راستہ دیکھیں
ہم بھی منزلیں پا لیں!

(۱۶/ نومبر ۲۰۰۹ء۔ ۴ بجے صبح)